سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اسکی چھپن ۵۶ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۱

۲۹/۱۵ تَبٰرَكَ الَّذِیْ

THE CLOAKED ONE
Revealed at Mecca

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱
اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو ①

1. O thou enveloped in thy cloak

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲
اُٹھو اور ہدایت کر دو ②

2. Arise and warn !

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳
اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو ③

3. Thy Lord magnify,

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴
اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو ④

4. Thy raiment purify,

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵
اور ناپاکی سے دُور رہو ⑤

5. Pollution shun!

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶
اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو ⑥

6. And show not favour, seeking worldly gain !

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷
اور اپنے پروردگار کے لئے صبر کرو ⑦

7. For the sake of thy Lord, be patient!

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝۸
جب صُور پھونکا جائے گا ⑧

8. For when the trumpet shall sound,

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹
وہ دن مشکل کا دن ہوگا ⑨

9. Surely that day will be a day of anguish,

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰
(یعنی) کافروں پر آسان نہ ہوگا ⑩

10. Not of ease, for disbelievers.

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱
ہمیں اُس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا ⑪

11. Leave Me (to deal) with him whom I created lonely,

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲
اور مال کثیر دیا ⑫

12. And then bestowed upon him ample means,

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳
اور ہر وقت اسکے پاس حاضر رہنے والے بیٹے (دیئے) ⑬

13. And sons abiding in his presence

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴
اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی ⑭

14. And made (life) smooth for him:

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵
ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں ⑮

15. Yet he desireth that I should give more.

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶
ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے ⑯

16. Nay! For lo! he hath been stubborn to Our revelations.

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷
ہم اُسے صعود پر چڑھائیں گے ⑰

17. On him I shall impose a fearful doom.

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸
اُس نے فکر کیا اور تجویز کی ⑱

18. For lo! he did consider; then he planned—

1. *i.e.* s.loan without interest or any thought of gain or loss.

19. (Self-) destroyed is he, how he planned!

20. Again ((self-) destroyed is he, how he planned!—

21. Then looked he,

22. Then frowned he and showed displeasure.

23. Then turned he away in pride

24. And said: This is naught else than magic from of old;

25. This is naught else than speech of mortal man;

26. Him shall I fling unto the burning.

27. —Ah, what will convey unto thee what that burning is!

28. It leaveth naught; it spareth naught.

29. It shrivelleth the man.

30. Above it are nineteen.

31. We have appointed only angels to be wardens of the fire, and their number have We made to be a stumbling-block for those who disbelieve; that those to whom the Scripture hath been given may have certainty, and that believers may increase in faith; and that those to whom the Scripture hath been given and believers may not doubt; and that those in whose hearts there is disease, and disbelievers, may say: What meaneth Allah by this similitude? Thus Allah sendeth astray whom He will, and whom He will He guideth. None knoweth the hosts of thy Lord save Him. This is naught else than a Reminder unto mortals.

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾

یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی ﴿١٩﴾

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾

پھر یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی ﴿٢٠﴾

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾

پھر تامل کیا ﴿٢١﴾

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾

پھر تیوری چڑھائی اور مُنہ بگاڑ لیا ﴿٢٢﴾

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾

پھر پُشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا ﴿٢٣﴾

فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو اگلوں سے متصل ہوتا آیا ہے ﴿٢٤﴾

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾

(پھر بولا) یہ (خدا کا کلام نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے ﴿٢٥﴾

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾

ہم عنقریب اُس کو سقر میں داخل کریں گے ﴿٢٦﴾

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟ ﴿٢٧﴾

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾

وہ آگ ہے کہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی ﴿٢٨﴾

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾

اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی ﴿٢٩﴾

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

اُس پر اُنیس داروغہ ہیں ﴿٣٠﴾

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع ١٥

اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں۔ اور اُن کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے (اور) اسلئے کہ اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومن شک نہ لائیں۔ اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر ہیں (کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصود کیا ہے؟ اسی طرح خدا جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو بنی آدم کے لئے نصیحت ہے ﴿٣١﴾

اسرار و معارف

سورہ مدثر بھی پہلی پہلی صورتوں میں سے ہے اور مدثر و مزمل کا مفہوم ایک ہے بعض کے نزدیک پہلے سورہ مزمل کی آیات نازل ہوئیں اور پھر مدثر کی بعض نے مدثر کو پہلے لکھا ہے مگر قرائن سے مزمل کا پہلے ہونا

معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ذاتی اعمال کی بات ہے اور مدثر میں قوم سے خطاب کرنے کا حکم ہے بہرحال نہایت ابتدائی سورتوں میں سے ہیں جب ایک دو لوگ ہی مسلمان تھے تو فرمایا اے لپیٹ کر سونے والے اُٹھیئے اور لوگوں کو دعوت دیجئے اور اپنے رب کی توحید اور بڑائی بیان کیجئے۔

لباس کی پاکیزگی

اپنے لباس کو پاک کیجئے مراد ماحول بھی ہے کردار بھی اور حقیقتاً سارا مالی اور معاشی نظام مقصود ہے کہ انسان عموماً جتنی دولت حاصل کرتا ہے اس کا اظہار اس کے لباس سے ہوتا ہے جس کی ظاہری چمک دمک کا خیال تو کافر بھی رکھتا ہے لیکن اگر حرام مال سے بنا ہو تو معنوی اعتبار سے سخت گندا ہُوا۔

مسئلہ

مسلمان کو چاہیے کہ عبادت میں تو جسم، لباس، جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ بھی اس کا اہتمام رکھے نیز مال حرام سے نہ بنائے اور ایسی ہیئت کا لباس بھی ناپاک ہی شمار ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور ہر طرح کی گندگی سے دُور رہیئے وہ عقیدے کی ہو یا اعمال کی گویا مومن کو نبی علیہ السلام کی وساطت سے حکم دیا جا رہا ہے کہ عقیدہ، عبادات اور پُورا نظامِ زندگی ظاہری اور معنوی گندگی سے پاک ہونا چاہیئے نہ عقیدے میں غیر مسلم کی پیروی کرے نہ عبادات میں اور نہ نظامِ حیات میں نیز کسی پر زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کیا جائے اور اپنے پروردگار کی اطاعت پہ قائم رہ خواہ کس قدر بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے

دین پر قائم رہنے کے لیے صبر ضروری ہے

صبر کا مفہوم ہے خود کو روک کر رکھنا گویا کفر کی طرف سے دباؤ بھی برداشت کرنا پڑے گا اور لالچ بھی دیا جا سکتا ہے مگر مومن کو ہر حال میں دین پر قائم رہنا ہوگا۔

کافر تو خود تباہی کی طرف رواں ہے کہ جب صُور پھونکا جائے گا تو یہ روز قیامت کافروں پہ بہت بھاری ثابت ہوگا ان کو اس میں ذرہ برابر آسانی نہ ملے گی بھلا انسان کی حیثیت کیا ہے اسے میں خوب دیکھ لوں گا جسے میں نے تنہا پیدا کیا کہ اس کے بدن پر چیتھڑا تک نہ تھا پھر اسے دنیا کی نعمتوں اور مال و زر کا مالک بنا دیا اور اولاد دی جو اس کی مجلس کی رونق بنی اور بے شمار نعمتیں مہیا کر دیں مگر اس میں الٹا لالچ پیدا ہوا اور شکر کرنے کے بجائے ہوس میں گرفتار ہوا مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ میری آیات کی مخالفت بھی کرے

اور مزید نعمتیں بھی پائے۔

بعثتِ رسول کے بعد انکار عذاب کا سبب بنتا ہے

کہ آدمی اور قومیں مہلت پاتی ہیں مگر جب نبی اور رسول مبعوث ہو جائے تو اس کی مخالفت کرنے والے عذاب کو دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔

اب اس کی مشکلات کا دور شروع ہوتا ہے صعود دوزخ کے پہاڑ کا نام ہے مگر دنیا بھی آخرت کا پرتو ہے جس کے لیے جو عذاب وہاں بنتا ہے اس کا اثر مادی دنیا میں بھی شروع ہو جاتا ہے یہ کفر کرنے والا ایسا بدبخت ہے کہ اللہ کا کلام سن کر اس پہ غور کرتا ہے تو درست پاتا ہے پھر انکار کی راہ سوچتا ہے اور یہ تباہ ہو جائے سوچتا کیا ہے اس پر دوبارہ لعنت فرمائی کہ کس قدر غلط بات طے کرتا ہے پھر دیکھ کر منہ بناتا ہے اور تیوری چڑھاتا ہے جیسے سخت ناگواری ہو رہی ہو اور پھر تکبر سے اکڑتا ہوا چل دیتا ہے اور کہتا ہے یہ تو صرف جادو ہے جو آپ ﷺ نے جمع کر لیا ہے اور یہ سب انسان کی جمع کردہ باتیں ہیں۔

ولید بن مغیرہ مشرک کا قول ہے

قرآن کے احکام اور بات سب کے لیے عام ہے گو نزول ایک خاص شخص کی بات پر ہوا یہ ولید بن مغیرہ تھا جس نے کلام سُن کر کہہ دیا کہ یہ انسانی کلام نہیں نہ جنّوں یا کاہنوں کا ہے مگر ابوجہل سے مِل کر جھٹلانے کی تدبیر سوچی اور پھر سب غور کرنے کے بعد جادو کہا حالانکہ دل سے جانتا تھا کہ یہ حق ہے فرمایا میں اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالوں گا ایسی آگ جو کافروں کو چھوڑے گی نہیں بلکہ کھینچ کھینچ کر پکڑے گی کسی کو بھاگنے نہ دے گی اور جلا کر بھسم کر دینے والی سخت ہو گی جس پر انیس[19] فرشتے مقرر ہیں کہ ہم نے دوزخ میں عذاب دینے پر فرشتوں کو مقرر کیا ہے جن سے ملی بھگت بھی نہیں ہو سکتی اور ان کی یہ تعداد بیان کر کے کفار کو امتحان میں ڈال دیا ہے جبکہ اہل کتاب جانتے ہیں ان کی کتابوں میں بھی یہ ذکر تھا اور مومنین کے لیے ایمان کی زیادتی کا سبب ہے نیز مسلمانوں اور اہل کتاب کو شک میں نہ پڑنا چاہیئے کہ جن کے دِلوں میں پہلے سے یہ مرض ہے یعنی کفار کہنے لگیں کہ ایسی باتوں سے اللہ کریم کا کیا مقصود ہے ایسے لوگوں کا جیسا عقیدہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے ان سے ویسا سلوک کرتا ہے جیسے چاہتا ہے یعنی جس پر ناراض ہوتا ہے اسے گمراہ کر دیتا ہے اور جس پر راضی ہو اسے ہدایت عطا فرماتا

ہے۔ رہی یہ بات کہ دوزخ پہ انیس فرشتے ہی کیوں؟ اس کے لشکر تو کم نہیں ہیں کہ ان کی تعداد سوائے خود اللہ کے کوئی گِن نہیں سکتا لہٰذا یہ ممکن ہے یہ انیس سردار ہوں۔

انیس فرشتے کہ علماء کے نزدیک نو باتیں بنیادی عقائد میں ہیں اور دس بنیادی اعمال ہیں باقی ساری زندگی کا عمل اسی کی فرع ہے تو اس طرح انیس بنیادی باتوں پر انیس شعبے عذاب کے مقرر فرما کر ہر ایک پر سردار بنا دیا ہو اور ان کے تابع بے شمار لشکر ہوں۔ واللہ اعلم

اور یہ کتاب سب کی سب انسان کو نصیحت کرنے کے لیے ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۳۲ تا ۵۶ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۱۶

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾
ہاں (ہاں ہمیں) چاند کی قسم ﴿٣٢﴾

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾
اور رات کی جب پیٹھ پھیرنے لگے ﴿٣٣﴾

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾
اور صبح کی جب روشن ہو ﴿٣٤﴾

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾
کہ وہ (آگ) ایک بہت بڑی (آفت) ہے ﴿٣٥﴾

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾
(اور) بنی آدم کے لئے موجب خوف ﴿٣٦﴾

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾
جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے ﴿٣٧﴾

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾
ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے ﴿٣٨﴾

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾
مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ) ﴿٣٩﴾

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾
(کہ) وہ باغہائے بہشت میں (ہونگے اور) پوچھتے ہونگے ﴿٤٠﴾

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾
(یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے ﴿٤١﴾

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾
کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ ﴿٤٢﴾

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾
وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے ﴿٤٣﴾

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾
اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے ﴿٤٤﴾

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾
اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے ﴿٤٥﴾

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾
اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے ﴿٤٦﴾

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾
یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی ﴿٤٧﴾

32. Nay, by the Moon
33. And the night when it withdraweth
34. And the dawn when it shineth forth,
35. Lo! this is one of the greatest (portents)
36. As a warning unto men,
37. Unto him of you who will advance or hang back.
38. Every soul is a pledge for its own deeds;
39. Save those who will stand on the right hand.
40. In gardens they will ask one another
41. Concerning the guilty:
42. What hath brought you to this burning?
43. They will answer: We were not of those who prayed
44. Nor did we feed the wretched.
45. We used to wade (in vain dispute) with (all) waders,
46. And we used to deny the Day of Judgement,
47. Till the inevitable came unto us.

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾

تو اس حال میں اسفارش کرنیوالوں کی سفارش انکے حق میں کچھ فائدہ نہ دیگی ﴿۴۸﴾

48. The mediation of no mediators will avail them then.

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾

اُن کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے رُوگرداں ہو رہے ہیں ﴿۴۹﴾

49. Why now turn they away from the Admonishment,

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں ﴿۵۰﴾

50. As they were frightened asses

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾

(یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں ﴿۵۱﴾

51. Fleeing from a lion !

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾

اصل یہ ہے کہ اُن میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کے پاس کھُلی ہوئی کتاب آئے ﴿۵۲﴾

52. Nay, but everyone of them desireth that he should be given open pages (from Allah).

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

ایسا ہرگز نہیں ہوگا. حقیقت یہ ہے کہ انکو آخرت کا خوف ہی نہیں ﴿۵۳﴾

53. Nay, verily. They fear not the Hereafter.

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾

کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے ﴿۵۴﴾

54. Nay, verily. Lo! this is an Admonishment.

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾

تو جو چاہے اسے یاد رکھے ﴿۵۵﴾

55. So whosoever will, may heed.

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع ۱۶

اور یاد بھی تبھی رکھیں گے جب خدا چاہے. وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے ﴿۵۶﴾

56. And they will not heed unless Allah willeth (it). He is the fount of fear. He is the fount of Mercy.

اسرار و معارف

اور کھری بات ہے چاند اپنی حالت میں گواہ ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہو جاتا اور ختم ہو جاتا ہے یا رات گواہ ہے کہ ہر چیز کو چھپا رکھا ہوتا ہے جب جاتی ہے تو ہر شے سامنے آجاتی ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی ختم ہو کر آخرت کھل کر سامنے آجائے گی اور قیامت بہت بڑی بات ہے لوگوں کو اس سے بچنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اب یہ تم لوگوں پر ہے کہ اس کی تیاری کرتے رہو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اختیار کر کے اپنے لیے بہتری کا سامان کرتے ہو یا اس نعمت کو چھوڑ کر محروم ہوتے ہو کہ ہر ایک کو اس کے کردار کا پھل ہی ملے گا لہٰذا کفار اپنے اعمال کے قیدی ہوں گے جبکہ اہل جنت جن کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملا تھا جنت میں سے بھی کفار سے بات کر کے جاننا چاہیں گے کہ بدبختو بعثتِ رسالت کے بعد بھی تم جہنم میں کیسے جا گرے

اہلِ جنّت کی دوزخ والوں سے بات

تو وہ کہیں گے کہ ہم نے عبادات چھوڑ دیں یعنی نہ ایمان لائے اور نہ عبادت کی اور دوسرے مساکین کو کھلاتے نہ تھے یعنی ہمارا معاشی نظام جو مدار ہوتا ہے ساری زندگی کے کردار کا وہ بھی درست نہ تھا ظالمانہ تھا اور ہم

محض باتیں بنانے میں وقت ضائع کرتے رہے بلکہ حرام کھانے سے دِل ایسے سیاہ ہوئے کہ ہم نے قیامت کا انکار کر دیا تا آنکہ ہم پر موت آگئی کفر پر مرنے والوں کی شفاعت بھی کوئی نہ کر سکے گا اس کے باوجود ایسے احمق ہیں کہ آپ ﷺ کی باتوں سے اور اللہ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں اور ایسے بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے ہوں جو شیر سے ڈر کر بھاگ رہے ہوں ذرا ان کا تکبر دیکھئے ان کا خیال ہے کہ ہر ایک کے لیے آسمان سے صحیفہ نازل ہو جو اس کے نام ہو ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سارے تو نبی نہیں ہو سکتے۔

نبی علیہ السلام کے مقابل اپنی رائے کو سمجھنا بہت بُرا ہے

جبکہ یہ اعزاز تو صرف اللہ کے نبی کو ہوتا ہے گویا جو نبی علیہ السلام فرما دیں اس کے مقابل اپنی اکل پچو دوڑانا سخت گناہ ہے اور گمراہی کا ایک بہت بڑا سبب ہے لہٰذا ان کے دلوں سے آخرت کا خوف نکل گیا ہے جو گمراہی میں زیادتی کا سبب ہے مگر یاد رکھو یہ قرآن تو دعوت اور نصیحت ہے جسے پسند ہو ضرور اختیار کرے اور یہ تب ہی پسند آئے گا کہ دل میں اللہ کی تڑپ پیدا ہو اور اللہ اس کی توفیق دے جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے وہ انسان اطاعت گزار اور بخشش حاصل کرنے والا ہے۔